نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ — قیمت سالیانہ معہ محصول ـــ

نمبر ۳۹ جلد ۴ — لودیانہ ۲۸ ستمبر ۱۸۷۶ء — قیمت فی پرچہ ۶ پائی

خداوند کا ناپاک روح کو ایک لڑکی سے دور کرنا ×

یک عورت غریب یونانی -
بوئی منت سے ملتجی مسیح
ایک بیٹی ہے - سو عذاب میں ہے -
روح بد کا جو اُسپہ ہے آسیب
کیسے اُس سے - کہ بد بلا ہے وہ -
میں ہوں اُمیدوار رحمت سے
کہا عیسیٰ نے یہہ نہیں زیبا
آگے کُتوں کے ڈالیے پہلے -
کہا عورت نے - ہاں خداوندا
بھرتے ہیں ریزہائے خوان ہی سے
تب مسیحا نے ازرہ رحمت -
سو یہ عاجز بھی ہے بسر خالق
سچ ہے کُتے سے نجس تر ہوں میں

قوم سے تھی جو سور فینکی
کہ ہے مجھپر بڑا عذاب صریح
سخت تر حالت خراب میں ہے -
جانتی کچھ نہیں فراز و نشیب
اک عقوبت دکھا رہا ہے وہ -
کہ اسے دے اُتار رحمت سے
کہ اُٹھا کر طعام لڑکوں کا -
بھوکے لڑکوں کو ٹالئے پہلے -
لیک کُتے بھی پیٹ تو اپنا
کہاں جاویں وہ بھوک کے مارے
اُسکی بیٹی کو بخش دی صحت
نہیں بندہ کہانے کے لائق -
سخت ناپاک - محض شر ہوں میں

نہیں زیبا مجھے کہ کہلاؤں -
بلکہ سگ میں بھی ہے وفاداری
کہ خطا کار - و بے وفا ہوں میں
سخت شیطان کا مجھپر ہے آسیب
صورت سگ ہوں محض آوارہ -
جیسے کُتے کی دُم کو کرکے سعی -
ویسی ہی کو سعی کروں - یارب
ہر گناہوں سے یہہ ہوا ہے حال
مجھ سگ نجس پر کرم فرما -
تیرے قدموں پہ آپڑا ہوں میں
کہ تیرے خوان پاک نعمت سے
اُس سے ہو میری بھوک کی تسکین
نہیں احوتی پہ شکل فرزنداں -
گر ترے در سے میں گیا خالی -
پھر تو قہر سفر ہے - اور میں ہوں

خلق میں یہہ کہ تیرا بندہ ہوں -
لیکن افسوس مجھپر ای باری -
اپنے وعدے سے جب گیا ہوں پھر
مجھکو دیتا ہے - وہ دغا و فریب
کام کرتا ہی کے ناکارہ -
کوئی چاہے کہ دے بنا سیدھی
کہ چلوں سیدھا راستہ ہے - اب
کہ چلوں گا سدا میں ٹیڑھی چال
ہوں میں ناپاک تر - کرم فرما -
چوں سگ منتظر کھڑا ہوں میں
کوئی ریزہ گرے جو رحمت سے
پائے آرام میری جان حزیں -
لیک ہوں چوں سگ گرسنہ جاں -
پھر میرا اور کون ہے والی -
دوزخ پر خطر ہے - اور میں ہوں

نور افشاں

ـــ ایک تار برقی آمدہ قسطنطنیہ سے معلوم ہوا کہ فی الحال جنگ کیواسطے دس روز کی مہلت ہوگئی ہے اور سلطان روم نے صلح کیواسطے شرایط مندرجہ ذیل پیش کی ہیں +

اوّل سرویہ کے بڑے بڑے قلعے ہمارے قبضہ میں رہیں اور باقی کے قلعے گرائے جاویں +

دوم گورنمنٹ سرویہ دس ہزار آدمی سے زیادہ فوج نہ رکھے +

سیوم پرنس میلان استنبول میں آنکر مقرر ہو +

چہارم سڑک ریلوے سرویہ میں بنائی جاوے +

پنجم نقصان جنگ سرویہ ادا کرے یا جزیہ زیادہ دیا کرے یعنے جسکا مطلب خاص یہہ ہے کہ ملک سرویہ ہمارے قبضہ و اقتدار میں آجاوے اور ترک بخوبی اپنا دل کھولکر سرویہ والوں پر ظلم کیا کریں جب ہم سلطان کے مالی معاملات پر نظر کرتے اور یہہ خیال کرتے ہیں کہ اسقدر مدت دراز سلطان کی فوج کو

لڑتے ہوئے گذری اور ایک چھوٹی سی ریاست زیر ہو گئی تو یہہ شرائط زبردست و دعوئی فخرانہ محض حماقتانہ معلوم ہوتا ہے۔ گمان غالب ہے کہ ترک خود اسبات کے منتظر نہ ہونگے کہ کوئی شرائط مذکورہ بالا کو پسند و قبول کرے مگر اُس سوداگر کی مانند جو روپیہ کی چیز کے چار روپیہ فروخت کے وقت طلب کرتا ہے اس خیال سے اگر چار روپیہ نہ ملے تو دو یا ڈیڑھ تو ملیگا ویسا ہی سلطان روم کر رہا ہے +

ہماری دانست میں شرائط پنجم اس وجہ سے لگائی گئی ہوگی کہ اگر ہمکو اس ریاست سے نقصان جنگ فضول نہ ہوا تو ضرور سلطان کا دیوالہ نکل جاویگا لیکن اُمید ہے کہ دیگر سلاطین اُن غیر خوار بچوں کی جیبوں جو باشی بزک کے ممبروں سے نکلیں کسقدر رغبت لگا وینگے +

—— صاحب رہبر ہند لکھتے ہیں کہ ریوٹر صاحب نے کچھہ خبر جناب لارڈ نارتھ برک صاحب سابق گورنر جنرل کشور ہند کی اسپیچ جو لارڈ صاحب ممدوح نے بمقام بیزن میں دی لکھی ہے جس میں جناب صاحب ممدوح نے فرمایا کہ چاندی کا نرخ جو گر گیا ہے اُسکے زیادہ کرنے میں کوشش کرنی اور ہندوستان میں طلائی سکہ چلانا میری دانست میں غیر مناسب ہے ریوٹر صاحب کی تار برقی میں جناب ممدوح کے خیالات دربارہ اثر مسلمان ہند متعلق حرکات مسلمانان یورپ بکمال صفائی کے ساتھہ بیان کئے گئے ہیں +

صاحب موصوف نے یہہ فرمایا کہ جسقدر میرا تجربہ ہے میں نے دیکھا کہ مسلمانان ہند و مسلمانان ٹرکی کے حالات میں کوئی خاص تعلق موجود نہیں ہے اور اب جو واقعات ٹرکی و سرویہ میں ہو رہے ہیں ہندوستان میں اُن کی بابت کچھہ ظاہری اثر بلحاظ انگریزی طاقت کے نہیں معلوم ہوتا اور جب مذہبی معاملات میں گفتگو پیش آئی تو جناب ممدوح نے سامعین سے یہہ فرمایا کہ اگر گورنمنٹ اپنا تعلق ہندوستان کے مذہبی اعتقاد سے کرے تو یہہ موجب خرابی ہے اور اُنہوں نے اسبات کو بڑی سنجیدگی کے ساتھہ فرمایا کہ ایسی ہی غلطی باعث زوال سلطنت مغلیہ کے ہوئی +

صاحب اخبار سول و ملٹری گزٹ پوچھتے ہیں کہ آیا امیر کابل بھی دہلی کے دربار میں شامل ہونگے یا نہیں +

اگر شامل ہوں تو اُن کے واسطے بھی ایک موقع وفاداری اور دوستی جتانے کا ہوگا +

—— ہم بہت خوشی سے یہہ بات اخبار ونٹنس لکھنو سے درج اخبار کرتے ہیں کہ آجکل مدرسہ نسوان مقام ڈیرہ دون میں لڑکیوں کے دلوں پر روح القدس کی قوی تاثیر ہو رہی ہے اور بہت سی اپنی خداوند کی تلاش میں مصروف ہیں +

اس خبر کے سُننے سے ہم خدا کا شکر کرتے ہیں کہ اگرچہ تعلیم بہت مفید اور عمدہ چیز ہے لیکن جبتک کہ دلکو خدا کی تعلیم نہ ملے صرف عقلی تعلیم کم فایدہ پہونچاتی ہے +

—— جناب پادری۔ ایس ایچ کلارک صاحب نے مشنری امریکن مشن الہ آباد ایک کتاب ہندی زبان کی صرف و نحو کی بابت تصنیف فرمائی ہے جسکی خوبی و عمدگی کی بابت صاحب اخبار پانیر تحریر فرماتے ہیں کہ ہماری نظر سے آجتک ہندوستان کی کسی زبان کی صرف و نحو کی کوئی کتاب ایسی نہیں گذری جیسے کہ صاحب موصوف نے تصنیف فرمائی ہے۔ اور ایسی عمدہ طور سے مکمل ہوئی ہے کہ سوائے اسکے اور کسی کتاب کی ضرورت نہ پڑیگی +

پر میں تم سے کہتا ہوں کہ ہر ایک بیہودہ بات جو لوگ کہیں عدالت کے دن اُسکا حساب دینگے۔ کیونکہ تو اپنی باتوں ہی سے راستکار گنا جائیگا اور اپنی باتوں ہی سے گنہگار ٹھہریگا +

ترکوں کا ظلم نمبر ۲

موسیو رسٹس وزیر سرویہ نے وکلا دول غیر مقیم بلغراڈ کے نام ایک خط جو سرویہ میں ترکوں کی جور و ظلم کے بابت لکھا ہے اُسکا ترجمہ صاحب اخبار جریدۂ روزگار نے کیا ہے جسکو ہم بھی اپنے طور پر درج کرتے ہیں اور وہ یہہ ہے +

صاحب من لشکر سرویہ کے سرداروں نے ریاست کو اطلاع دی کہ ترکی فوج ایسی زیادتیاں کرتی ہے کہ جس سے جنگ حال مشکل بکراہت ہووے اگرچہ سچائی اس کیفیت کی افواہ عام سے ثبوت کو پہونچی تاہم ہماری گورنمنٹ نے کچھہ مناسب نہ سمجھا اس خیال سے کہ ایسی واقعات نہیں کہیں ہوئی ہونگی مگر افسوس ہے ترکوں نے جبر پر جبر روا رکھا جب میں مرکز میں تھا مجکو معلوم ہو گیا کہ لشکر ترکی کے جور و ظلم کے بارے میں جو سنا گیا تھا اُسمیں ذرا سا بھی مبالغہ نہیں ہے اور میں نے ایسی جہالت ترکوں کی کبھی نہیں دیکھی جیسا کہ اب اُنہوں نے اپنا طریقہ بنا رکھا ہے کیونکہ لشکر ترکی کا جہانتک قابو چلا وہانتک شہروں کو جلائے لوٹے اور تباہ و تاراج کئے حالانکہ اُن گانوں والوں نے ترکوں کا مقابلہ بھی نہیں کیا اور جہاں تک ترکوں کا قدم بڑھا ہے وہاں تک موضعات جلائے اور گرجا گھروں کو توپوں سے اُڑا دیئے +

قسطنطنیہ کا تار جو اس فعل کو لشکر والنیٹر کے طرف منسوب کرتا ہے وہ بالکل غلط ہے کیونکہ والنیٹر لشکر کے ساتھہ توپیں ہیں مگر ایسا پایا جاتا ہے کہ توپوں سے اُڑایا جانا گرجا گھروں کا افواج عثمانیہ اور اُنکے سرداروں کا کام ہے +

حکومت عثمانیہ اسبات کا انکار نہیں کر سکیگی کہ جرگہ وباشی بزک کی آتش افروز گروہ جنمیں پانچ پانچ آدمی استہار بند اور ایک شخص تیل لئے رہتا ہے لشکر ترکی کے متعاقب اگ





لگاتے اور مواضعات کو تباہ کرتے جاتے ہیں اِس حقیقت کو ہمارے افسروں نے خصوصًا بارو اور برج نے جو حاکم عزوجو جوائنر کا ہے معلوم کرلیا +

اور یہہ بھی قابل غور ہے کہ چرکہ و باشی بزک کے سردار لشکر نظامیہ میں سے ہیں اور اُن دونوں فرقوں کی افواج بطور لشکر نظامیہ کے بنائی گئی ہے پس یہہ اپنے اختیار سے کچھہ نہیں کرتے اسلیئے اُن کے روزمرہ ظلم کی جوابدہی سے سلطنت ترکی پہلوتی نہیں کرسکے گی +

افواج عثمانیہ فقط جلانے اور تاراج کرنے ہی پر اکتفا نہیں کرتی بلکہ اکثر اتفاق وے عورتوں اور لڑکیوں کو پکڑ کے لیگئی اور آجتک یہہ معلوم نہیں ہوا کہ وے عورتیں حرم بنا لینگے یا اُنسے پکڑی گئیں یا بردہ بناکر فروخت کرنیکو گرفتار ہوئیں یا وے بیکس قتل کی گئیں ایسے افعال سے ناچار یوں کہنا لازم آتا ہے کہ جس غنیم کے ساتھہ ہم جنگ کرتے ہیں قدیم ظالموں کی خونخواری یاد آتی ہے گویا کہ اس اُنیسویں صدی میں ہم پھر یورپ میں وحشی لیٹروں کی جماعت کو کہ جنہوں نے بزمانہ قدیم جہالت آتش و شمشیر سے سبکو تباہ و تاراج کیا تھا دیکھتے ہیں +

سلطنت عثمانیہ نے اس جنگ کو بجبر تمام مذہبی جنگ قرار دیا ہے مگر اسبات کا اندیشہ نہیں کرتی کہ انصاف پسند لوگ ان افعال پر نظر نہ کرینگے اور یہہ بھی نہیں سمجھی ہے کہ جنگ مذہبی کیونکر ہوتا ہے ترکوں نے کسی مقام پر مردوں کو دفن کرنے کی اجازت نہ دی بتاریخ ۲۰ جولائی مقام ؟ کی انڈور کرنل لشنجین سردار لشکر سرویہ نے عثمان پاشا کو کہلا بھیجا تھا کہ طرفین کے مردے اپنی اپنی سرحدوں کے اندر دفن کیئے جاویں لیکن اُس ترکی سردار نے امن کے نشان والیکو اپنے پاس آنے نہ دیا اور دور ہی سے واپس کیا گیا اس سبب سے مردے بے گور و کفن پڑے رہے جن زخمیوں کو ہم نے

وے نہایت تصدیع و تکلیف سے مارے گئے اور جو نہ مارے گئے انکو درندوں نے رات کے وقت پھاڑ ڈالے +

چنگیز خاں کے بعد یورپ نے کبھی ایسا ظلم نہیں دیکھا سلطنت عثمانیہ سرویہ کے ساتھہ جنگ نہیں کرتی ہے بلکہ قوم کو نابود کرنیکے واسطے جن جن شہروں میں لڑائی نہیں ہوئی وہاں آگ اور تلوار رہہ چکی جاتی ہے میں بار ثانی ایک فقرہ میں اس مضمون کو تمام کرتا ہوں کہ زمانہ قدیم کے جاہلوں کے ظلم و بیرحمی افعال ناشایستہ سے انکے ظلم ناشایستہ حرکات کے ساتھہ جدید اختراع ہوئے ہیں +

اس حال سے تمکو مطلع کرنا مجھپر لازم تھا اور میں ملتجی ہوں کہ تم براہ مہربانی اپنی اپنی دولت کو ان ظلموں کی اطلاع دیں تاکہ انکو ان ظلموں سے کچھہ واقفیت ہو +

مقام بلغراد ۱۵ اگست دستخط رستس

مراسلات

احوال جلسہ درباب انہار فیروزپور

۱۳ ستمبر ۱۸۷۶ء بعد ۷ بجے صبح کے ایک عالی شان دربار بمقام فیروزپور منعقد ہوا میر مجلس جسکی صاحب کمشنر بہادر قسمت لاہور تھے اور راجہ صاحب بہادر روال فریدکوٹ و رؤسا ضلع ہذا ممبران میونسپل ڈسٹرکٹ کمیٹی حاضر تھے قریب چار ہزار آدمی کے انبوہ تھا جسمیں تماشا دیکھنے والے بھی شامل تھے خیمہ جات نہایت تکلف سے باغ لارنس صاحب میں لگائے گئے تھے اور فرش فروش کا انتظام ایسا اعلیٰ تھا کہ بادشاہی ایک باجا انگریزی بھی بجتا تھا سب سے پہلے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے کھڑے ہوکے جو کچھہ روبرو صاحب کمشنر بہادر کے بیان فرمایا خلاصہ اسکا ذیل میں درج ہے +

تقریر صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع فیروزپور

اس ضلع میں تجویز انہار ۱۸۷۳ء میں نامکمل طور پر شروع ہوئی تو بھی قریب ساڑھے چھہ ہزار ایکڑ کے زمین سیراب کی گئی سال ۱۸۷۴ء میں انہار کامل طور پر تیار کی گئی اور قریب ۲۶ ہزار ایکڑ کے زمین سرسبز ہوئی ۱۸۷۵ء میں انہیں انہار کی تجویزات میں ترقی کی گئی چنانچہ ظاہر ہے کہ کم از کم ۳۶ ہزار ایکڑ ان انہار کے پانی سے زمین سیراب ہوئی ہے اور ہوجاویگی ۱۸۷۶ء میں باعث کم فہمی چند زمینداروں کے جنہوں نے یہہ سوچا تھا کہ بارش الٰہی ہمیشہ ہی ہوتی رہیگی اور نہر کے پانی کا مول دینا پڑیگا اور سال بسال تکلیف ہوتی رہیگی اس خام خیالی کو اپنے دماغ میں جگہہ دیکر بحضور صاحب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر بمقام زیرہ زور و شور سے فریاد کرے صاحب ممدوح نے عام حکم دیدیا کہ جو شخص تجاویز انہار ضلع سے ناراض ہیں انکو اختیار ہے کہ شامل نہوویں لیکن اُسیوقت بہت سے عزت دار لمبردار اور مالکان دیہات نے بحضور نواب ممدوح عرض کری کہ ہم نہیں چاہتے کہ تھوڑے سے آدمیوں کی کند فہمی سے تمام خلق اللہ کو فائدہ عام سے محروم رکھا جاوے چنانچہ ظاہر ہے کہ وہ لوگ جو ابتدائی انہار میں شامل نہ تھے اب اپنے حصہ کا روپیہ پانی اور اُسکی ضرورت کو دیکھہ کر داخل کرتے جاتے ہیں اور اپنے حصہ جات کے مالک ہوتے جاتے ہیں جس طرح سے کہ مرزا آغا محمد تحصیلدار زیرہ و میر غضنفر علی تحصیلدار فیروزپور و بابو میا داس تحصیلدار مکتسر نے تکمیل انہار میں جانفشانی کرکے اس کام کو بانجام خیر پہونچایا ہے اسکی تعریف مجھسے نہیں ہوسکتی اور نیز سعی اور کوشش سودھی اندر سنگھہ صاحب و گورو فتح سنگھہ صاحب آنریری مجسٹریٹ و رلے گوپی مل و لالہ تھیلو مل کی طرف سے ہوئی لائق تحسین و خصوصًا خدمت گذاری اُن ذیلداران و سفید پوشان و لمبرداران و

غیرہ کہ جنہوں نے نہایت ہوشیاری اور دردمندی سے کام کی تکمیل میں کوشش کی ہے اور جو بجا واسطے حصول انعام و بدلہ میں موجود ہیں لایق تعریف ہیں بعدہٗ گنگ کے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے خدا کا شکر ادا کیا اور صاحب ممدوح نے بیان کیا

تقریر صاحب کمشنر بہادر لاہور

اے دوستان اور باشندگان فیروزپور میں اکثر اس ضلع اور شہر میں اکثر دفعہ مدت بعد ہوتا ہی رہا ہوں اور ہر ایک دفعہ بہت ترقی دیکھتا رہا ہوں لیکن ایسی حالت کبھی دیکھنے میں نہ آئی جیسے اسوقت میں اسقدر عرصہ کے بیچ بڑی ترقی پایا ہوں سب سے پہلے میں ۱۸۴۶ء میں فیروزپور آیا تھا تب زمین غیر مزروعہ پڑی تھی اسلئے فیروزپور کی اندھیریاں مشہور تھیں چھاونی کے تمام گھر زخمی آدمیوں سے بھرے ہوئے تھے امیران ملک سندھ کے زیادہ ستانے سے وہ بیوپار جو کراچی سے ہوتا تھا تھوڑے عرصہ سے چھوڑ گیا تھا لیکن بہت سا بیوپار بذریعہ دریا ستلج فیروزپور کے ساتھ جاری تھا ایک پل کشتیوں کا اُسی سال پہلی دفعہ بنایا گیا تھا لیکن وہ صرف فوج کے واسطے تھا جو اُسوقت پار اُترتی تھی لاہور کو کوئی راستہ موجود نہ تھا صرف کھیتوں اور جنگل میں سے ہو کر ایک پگڈنڈی جاتی تھی سال ۱۸۵۸ کو میں یہاں پھر آیا لاہور کی سڑک تیار ہو گئی تھی ایک پل بھی موجود تھا اور بیوپار بھی بذریعہ دریا بخوبی جاری تھا اگرچہ علاقہ ملتان میں فساد بھی تھا بعد اسکے سیر آنا اس جگہہ سال ۱۸۶۰ تک نہ ہوا اس عرصہ ۱۲ برس میں کوسوں تک گرد گرد زمین مزروعہ ہو گئی تھی اور اس سبب سے اندھیریاں عنقریب بند ہو گئی ہیں کچھ مال ریل کے راستہ جانے لگ گیا تھا تو بھی دریا کے رستہ بہت مال جاتا تھا +

اب نئی نہروں کے جاری ہونے سے جو تمہاری محنت کا پھل ہے تمہارا ہی مال ہے زراعت فایدہ مند اور ایسی عمدہ ہو گئی ہے کہ اُسپر زیادہ بھروسا ہو سکتا ہے اور غالباً اور بھی ترقی پاوے گی جو ایسی گراں پیداوار سے ہوتی ہے کہ جسکے واسطے بہت سا پانی درکار ہوتا ہے اور فایدہ بھی کرتا ہے یعنے نیل اور نگاد - میں یہہ بات سنکر بہت خوش ہوا کہ لالہ تہلو مل نے جو ڈسٹرکٹ کمیٹی کا ایک عزت دار ممبر ہے کامیابی سے نیل کی پیداوار کرائی - آپ لوگوں میں یہہ کام پُن کا ہوتا ہے جب کوئی ایک برہمن کو اسلئے نوکر رکھتا ہے کہ راستہ پر بیٹھکر پیاسے مسافروں کو پانی پلاوے لیکن یہہ زیادہ پُن کا کام ہے کہ تم لوگوں نے اپنی پیاسی دھرتی ماتا یعنے زمین کو بہت سا پانی پینے کو دیا جسکا بدلہ وہ تمکو دیگی - میں نے یہہ تو خیال کیا تھا کہ جب کوئی محنت کشی کا کام جاری ہوتا ہے کچھ نہ کچھ ناراضامندی ضرور پیدا ہوتی ہے لاکھوں آدمیوں کی رائے کبھی نہیں مل سکتی لیکن شاید اس بات میں متفق ہو گئے کہ محنت کے کام کو سب ناگوار جانتے ہیں تو بھی بہت سے نے آپ میں سے جان لیا تھا کہ تمکو ایک محنت برداشت کرنیوالا رہبر مل گیا ہے اور اُنکے ماتحت ان لوگوں نے مردانگی کا کام کیا اور اس کام کی نسبت جو گورنمنٹ کی اور میری رائے ہے ظاہر کرنے کے لئے اسوقت میں یہاں موجود ہوں اور نیز اُن تعریفات ظاہر کرنے کے لئے جسکے آپ لوگ بخوبی مستحق ہیں اور اُن قلیل اور ناکافی انعامات دینے کے لئے کہ جو دئے جاسکتے ہیں لیکن اصلی انعام آپکا اس کام کے کامیاب نتیجہ سے حاصل ہوگا جیسے باشندگان ضلع اور پیداوار میں ترقی ہو گئی اور بیوپار کی شہر میں زیادتی - اسکے بعد کسی قحط بنگال کا ڈر یہاں نہ ہوگا برعکس جسکے اگر ایسے اضلاع میں کال پڑ بھی جاوے جسکو فایدہ ابھی کم حاصل ہے اور جو دریا سے زیادہ دور ہیں تو یہہ کام آپ ہی لوگوں سے ہو سکیگا کہ قحط زدگان کو غلہ دو دوگے جب تک کہ بہتر ایام نہ آویں تو بھی خیال کرتا ہوں کہ آپ لوگوں نے جو کچھ کرنا تھا وہ ابھی تک تمام و کمال کی حد کو نہیں پہنچایا البتہ اور نہر تو نہیں نکلیں البتہ انہار موجودہ کے بھرجانے کی بھی ضرورت نہیں آلا پانی جو حاصل کیا گیا ہی تقسیم میں ترقی ہو سکتی ہے اور فایدہ اور بھی زیادہ ہو سکتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ سال حال میں قریب ۵۰ ہزار ایکڑ زمین دریا کے پانی سے سیراب ہوئی ہے مجھے یقین ہے کہ سوا لاکھ ایکڑ تک سیراب ہو سکتی ہے بہرحال یہہ کار آپ لوگ خود بخود کر سکتے ہو - اور اُمید ہے کہ باشندگان انعامات اور خوشنودی گورنمنٹ اس کام کو پورا کر سکیں گے - انجام میں صرف اُن چند صاحبوں کا ذکر کرتا ہوں کہ جنکو ایسا انعام کوئی نہیں پہونچ سکتا جو میں دے سکتا ہوں سب سے پہلے آپ لوگوں کی شکرگذاری کا مستحق وہ صاحب ہے جو خاص ایجاد کرنے والا اور انجام کرنے والا اس کام کا ہے یعنے کپتان گری صاحب ڈپٹی کمشنر بہت سوں نے صاحب موصوف کے آنے سے پہلے معلوم کیا تھا کہ اس ضلع میں دریا بھی ہے اور خشک زمین بھی ہے چنانچہ اُنہوں نے چٹھیاں لکھی اور مدد مانگی دریا کو خشکی میں لاویں نتیجہ جسکا صرف یہہ ہوا کہ اُن کی چٹھیاں لال ڈوری میں بندھی ہوئی گرد سے بھری ہوئی پڑی ہیں کپتان گری صاحب نے جو کچھ ضرورت ہے اُسکو سمجھا اور کر دکھایا وزیر و مدبر یعنے سکرٹری گورنمنٹ ہند نے جب ولایت میں سنا ہے کہ کپتان گری صاحب نے یہہ بڑا کام کیا ہے اپنا شکریہ وہاں سے لکھ بھیجا اسلئے اب ضرور نہیں کہ میں اور بیان کروں +

دوم شکرگذاری آپ لوگوں کی مسٹر بارنس صاحب سپرنٹنڈنٹ انجنیر بہاولپور کو ہونی چاہئے جنہنے اُس علم انجنیری کی مدد دی ہے جسکی سوا نہر پل بکامیابی چل نہیں سکتی اور اس ضلع میں جیسا کہ کارکن مددگار اس کام کے لئے مسٹر فیتہ صاحب اسسٹنٹ کمشنر ملا تھا اور کسی کو نہیں ملیگا جسکی لیاقت اور ان تھکنے برداشت محنت کے بے قیمت تھے ایک دل سے مدد دینے والا اہم میں سے جدا ہو گیا ہے کہ جنہنے عمدہ مدد دی تھی یعنے نواب محمد جلال خان مرحوم کو اُسکی ذاتی طاقت



بباعث ضعف العمری کے زایل ہوگئی تھی تو بھی اُنسے اپنا اتفاق اور اختیار اور دیگر مدد بہت دی تھی منشی رام سہائے اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر نے جو کام اس سرشتہ میں کیا ہو کچھ کم مخفی نہ تھا کہ جن لوگونکو اُسے فایدہ ہوا ہو اُنپر یہہ بات ظاہر نہ ہوئی یعنے منشی صاحب موصوف نے حساب سرشتہ نہار ہر ایک تحصیل کو بخوبی جانچ پڑتال کیا - اب جنہوں کے واسطے خلعت اور سندات منجانب سرکار تیار ہوئی ہیں میرے روبرو اُنکو حاصل کرینگیں - بعد اسکے نگو کے صاحب کمشنر بہادر کرسی سنہری پر کہ جو واسطے جلوس اُنکے منگوائی گئی تھی اجلاس فرمایا پھر صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے مختصر حال کارگذاری تحصیلدار صاحب نیرہ و فیروزپور و مکتسر و دیگر رئیسان و نائب تحصیلداران کا درجہ بدرجہ بیان کیا اور خلعت معہ سندات تحصیلدار صاحبان کی نشست کی چوکیاں تک معرفت ایک اہلکار کے پہونچائی گئی اور صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے زبان مبارک سے ہر سہ تحصیلدار صاحبان کو مبارک دی بعد اسکے سب خلعت تقسیم ہوگئی اور قریب دس بجے کے دربار برخاست ہو گیئے ہیں کہ ایسا عالیشان دربار فیروزپور میں پہلے کبھی نہیں ہوا ہے +

خط

عنایت وکرمفرمائے بندہ جناب ایڈیٹر صاحب نور افشاں سلمہ اللہ رحمان +

تسلیم وتکریم - مضمون مندرجہ ذیل کو اپنے اخبار کے کسی گوشہ میں جگہہ دیکر اس دور افتادہ کو اپنا مرہون و ممنون فرمایئگا - یہہ حال بحقہ مدرک نہیں کہ کون سے سال میں جناب ماسٹر گنپت راو صاحب فری چرچ مشن کی نسبت سے بمقام جالنہ علاقہ نظام تشریف فرما ہوکر خداوند عیسیٰ مسیح کی منادی کرنے لگے مگر ہاں یہہ حال معلوم ہے کہ ۱۸۶۳ء کے آخری تک ماسٹر صاحب موصوف نہایت سرگرمی وصدق دلی سے ہمارے منجی کی خدمت گذاری کرتے رہے بعد ازاں کسی مصلحت کے سبب بمبئی کو تشریف لیگئے - الغرض جناب پادری نارایَن شمی شاہد ریصاحب نے ۱۸۶۴ء کے ابتدا میں مسٹر پریم داس کو اس نیت سے مقام مذکور میں پہونچایا کہ پھر خداوند کا کام جاری ہو - بعد منقضی ہو عرصہ قلیل کے پادری صاحب ممدوح بذات خود بمقام مذکور رونق افزا ہوکر مختلف دیہاتوں میں پانچ مدرسے قایم کئے - پریم داس موصوف کے سوائے اور تین منادا ضافہ کرکے یہہ امر قرار دیا کہ تم تینوں منادان لوگونکو مقدس پیشوا خداوند عیسیٰ مسیح کی نوید سنایا کرو جو جالنہ کے قرب وجوار کے دیہاتوں میں رہا کرتے ہیں - توجہات ایزدی سے ان سب امورات کا یہہ نتیجہ نکلا کہ ۱۸۶۹ء کے سال تک دو سو آدمیوں نے اصطباغ لیکر کلیسیا میں شامل ہوئے - اور بہت سے متلاشی دین ہوکے کہنے لگے کہ ہم کیا کریں کہ آسمانی ثمروں کے ذایقہ سے ذرا حاصل کریں مگر افسوس صد ہزار افسوس کہ گل کے پہلو میں ایک خار نمودار ہوا کہ عیسائی مذہب کے صدہا دشمن پیدا ہوئے اور اس کار خیر کے مزاحمت کرنے لگے - حتیٰ کہ جو عیسائی دیہاتوں میں رہا کرتے تھے اُنکے تو ظالم اسقدر طمطراق طراق پڑاق سے خبر لیا کرتے تھے کہ قریب المرگ کرکے چھوڑ دیتے تھے - گوکہ عیسائی ظالموں کے ایسے حادثوں سے سخت ناچار ہوگئے تھے مگر وہ اپنے منجی کے اس امر پر قایم رہے جو متی کے پانچواں باب اور ۳۹ آیت میں فرمایا ہے میں کہتا ہوں کہ ظالم کا مقابلہ نکرو بلکہ جو تیری دہنی گال پر تمانچہ مارے دوسرا بھی اُسکی طرف پھیر دے - چند روز کے بعد جناب پادری نارایَن شمی شاہد ریصاحب موصوف حیدرآباد تشریف لیگئے جناب موصوف کو سرکار نظام سے ایک ہزار بیگہہ زمین علاقہ جالنہ میں چند شرایط پر عطا ہوئی - حالا زمین موسوم میں ایک قریہ موسوم بہ بیت ایل آباد ہوسیا ہے - اس قریہ میں تخمیناً سایٹہ تین سو عیسائی ہیں یہہ سب کشتکاری کرکے اوقات بسری کرتے ہیں -

پادری صاحب موصوف نے موضع مذکور میں مدرسۃ الصنایع بھی قایم کیا ہے جسمیں لوہار بڑھئی اور کمہار کے کسب کی تعلیم دیجاتی ہے - کمہار کو وہ نئے اختراع کا کسب سکھلایا جاتا ہے جو روغنی اینٹیں اور روغنی کھپریل نہایت خوشنما اور سہولت کے ساتھ بنتے ہیں اور فی الحال ناسک کے گرجا گھر اور پونہ کے پوسٹ آفس پر چمک رہے ہیں یہہ روغن چینی کے روغن کے ساتھ بہت سی مشابہت رکھتا ہے - موضع بیت ایل میں پنڈت کیسٹ گونا تھ بٹ صاحب رہا کرتے ہیں اور بھایوں کو بالعشی والاشراق دعاؤں کو ذریعہ سے تسلی دیتے ہیں - اس مشن کے متعلق چودہ مناد ہیں - اُن کے کام کی تفصیل ذیل میں درج ہے

چار مناد خاص جالنہ میں رہا کرتے ہیں اور غیر قوموں کو نجات دہندہ کا تسلی بخش کلام سنایا کرتے ہیں - آٹھ مناد مختلف دیہاتوں میں مسکن گزین ہیں اور اپنے گاؤں کے گرد نواح کے دیہاتوں میں جاکر آوارہ اور سرگشتہ بھیڑونکو جو موت کی وادی میں بیٹھے ہوئے ہیں آسمان کے ابدی آرام سے مطلع کیا کرتے ہیں - دو سفیر مناد اس غرض سے مقرر ہوئے تھے کہ جالنہ سے بیس بیس کوس کے فاصلہ پر جاکر غیر قوموں کو عمانوئیل کے آسمانی بازار کے حسن ولطافت کہا کریں مگر گذشتہ برس سے سفیر منادیونکا کام کسی مصلحت کے باعث ملتوی کیا اور دونوں کو جالنہ کے منادیوں میں شریک کئے - دو سال کے عرصہ سے اینگ مین کرسچین اسوسیئشن کی جماعت بھی جاری ہوئی ہو اس جماعت کا جلسہ ہر اطوار کو دن کے بارہ بجے گرجا گھر میں منعقد ہوا کرتا ہے

اس سوسیئٹی کی نسبت سے ایک منادی بھی مقرر ہوا ہے خداوند عیسےٰ مسیح اس کام پر اپنا فضل اور برکت نازل فرماوے ۔ آمین

منقولات

تندرستی کا بیان

بیماری سے پیشتر اکثر سوہ ہضمی وغیرہ کی شکایت ہوتی ہے اور حقیقت میں سوہ ہضمی تمام بیماریوں کی بنیاد ہے بد ہضمی ہونیکے خاص دو سبب ہیں ایک جلدی جلدی کھانا اور ایک زیادہ کھانا جلدی کھانے میں یہہ نقصان ہوتا ہے کہ غذا بخوبی چبائی نہیں جاتی اور جب تک غذا بخوبی دانتوں سے چبائی نجائیگی دیر میں ہضم ہوگی اور دوسرے سبب یہہ ہے کہ لعاب دہن بھی غذا کو گلاتا ہے تو ظاہر ہے کہ اگر دیر میں کھاینگے تو بیشک لعاب دہن بھی غذا میں زیادہ لگیگا اور باعث جلد ہضم ہوگا اور کھانیکے وقت زیادہ پانی پینا بھی بد ہضمی کا سبب ہے اگر کھانا کھانے میں تھوڑے پانی کا استعمال کرے تو دو ڈھائی گھنٹہ میں ہضم تمام ہو جاتا ہے اور بھوک معلوم ہونے لگتی ہے زیادہ پانی پینے میں بڑا نقصان یہہ ہے کہ ہمارے شکم کا لعاب جو باعث غذا کے تحلیل کا ہے پانی میں ملکر کمزور ہو جاتا ہے اور ہضم میں فتور واقع ہوتا ہے اگر بالفرض غذا زیادہ بھی کھائی جائے اور پانی تھوڑا پیئے تو بھی کھانا ہضم ہو جائیگا بہت زیادہ کھانا بھی بد ہضمی کا باعث ہے کیونکہ قوت ہاضمہ کی مقدار سے جب کھانا زیادہ کھایا جائیگا تو ہضم ہونا مشکل ہے جتنی ہضم کی قوت ہمارے جسم میں ہے اتنا ہی کھانا ہضم کرینگے قوت سے زیادہ کیونکر ہضم ہو سکتا ہے بے بھوک کھانا نہایت مضر ہے کیونکہ بدخل ہو جاتا ہے یعنے پہلی غذا تو ابھی ہضم بھی نہیں ہوئی دوسری غذا اور معدہ میں پہونچی اس صورت میں بڑا فتور اور بیمار ہونے کا خطرہ ہے بد ہضمی کا علاج سب دواؤں سے عمدہ یہہ ہے کہ جب تک خوب بھوک نہ معلوم ہو اپنی قوت کے موافق جسمانی محنت کرے اور صاف مکان اور ہوا میں رہنا اختیار کرے چند روز متواتر یہی عمل کرنے سے یہہ عارضہ دفع ہو جائیگا تلخ چیزیں اکثر زیادہ کھانے سے مضر ہیں ہاں اگر کوئی کڑوی چیز کھائی جائے تو البتہ مفید ہے لیکن وہ بھی مقدار سے زیادہ مضر ہے تلخ چیزوں میں اکثر شراب کی تاثیر پائی جاتی ہے چونکہ شراب بھی زیادہ پینا مضر ہے اسلئے تلخ چیز کا بھی زیادہ کھانا مضر ہے بلند مقام پر رہنے سے تپ وق وغیرہ کم ہوتی ہے اسواسطے اکثر کوہستان کے آدمیوں کو یہہ بیماری کم بہت ہوتی ہے سبب یہہ ہے کہ بلند مقام کی ہوا میں بسبب رقیق ہونے کے آکسیجن کم رہتی ہے چونکہ آکسیجن ہماری زندگی کا باعث ہے اسواسطے بلند مقاموں میں زور سے سانس لینا پڑتا ہے تاکہ آکسیجن اپنے مقدار کے موافق سانس کے ساتھ ہمارے جسم میں چلی جائے جب سانس زور سے لیا تو ظاہر ہے کہ پھیپھڑا پھیلیگا اور پھیلنے کے سبب قوت بھی زیادہ ہو جائیگی جب کہ پھیپھڑے میں زیادہ قوت ہوگی تو یہہ عارضہ کبھی نہوگا کیونکہ یہہ عارضہ پھیپھڑے کی کمزوری کا باعث ہے اگر ایسے مریضوں کو اطبا بلند مقاموں پر رہنے اور گھوڑے کی سواری کا حکم دیتے ہیں سیل کے مکانوں میں بھی رہنا نہایت مضر ہے چونکہ اسکا بیان اکثر رسالوں میں مندرج ہو چکا ہے اسلئے یہاں اُسکا اعادہ فضول سمجھا گیا رہنے کے مکان کو نہایت صاف رکھنا چاہئے کیونکہ بدبو بیماری کا خاص سبب ہے ایام سرما میں سردی سے بچنا بہت ضرور ہے کیونکہ سردی سے بھی اکثر بیماریاں پیدا ہوتی ہیں موسم سرما میں قبل طلوع آفتاب ہوا خوری کرنا مضر ہے اگر پھرنے کا شوق بھی ہو ایسے کپڑے پہنے کہ جسے سردی کی حفاظت رہے اور پاؤں میں بھی موزہ اور تنگ موری کا پائجامہ پہنے رہے کہ پاؤں بھی سردی کے صدمہ سے محفوظ رہیں پاؤں کا گرم رکھنا اور سر کا ٹھنڈا رکھنا نہایت مفید ہے یہاں کے آدمی برعکس عمل کرتے ہیں پاؤں خواہ سرد رہیں خواہ گرم سر کو خوب دوپٹہ وغیرہ لپیٹ کر گرم رکھتے ہیں پاؤں کا اتنا خیال نہیں کرتے یہہ بھی بیماری کا باعث ہے خفیف خفیف بیماری میں دوا کھانا یا بعضے آدمی اکثر دوا کا استعمال رکھتے ہیں یہہ کچھہ مفید نہیں بلکہ مضر ہے کیونکہ روزانہ دوا کھانے سے انسان دوا کا عادی ہو جاتا ہے کچھہ نفع و نقصان نہیں معلوم ہوتا اور عادی ہونیکے سبب سے پھر زیادہ بیماری میں بھی دوا اثر پذیر نہیں ہوتی ۔ شب کو کم روشنی میں پڑھنا لکھنا نہایت مضر ہے خصوصاً نازک چشموں کو تھوڑی روشنی میں پڑھنا یا بہت خفی حرفوں کا پڑھنا نہایت مضر ہوتا ہے اسلئے پڑھنے لکھنے کی اگر شب کو ضرورت ہو تو زیادہ روشنی کر کے پڑھیں اگر چراغ کی شعاع آنکھوں پر ناگوار گذرے تو چراغ پر اسطرح کسی چیز کا سایہ کریں کہ کتاب وغیرہ پر بخوبی روشنی رہے لیکن آنکھ پر سایہ رہے اکثر آدمی شوق سے چشمہ لگاتے ہیں یہہ بھی بینائی کیواسطے مضر ہے چشمہ جبہی مفید ہوتا ہے جب کہ نظر ضعیف ہو جائے یا پڑھنے لکھنے کیوقت آنکھ سے پانی گرے اور دھندھلا معلوم ہو اُسیوقت چشمہ کا استعمال مفید ہوتا ہے ایسے وقت میں بس یا انٹھارہ نمبر کا چشمہ آنکھ میں لگتا ہے پرہیز اور محنت ہزار دوا کی ایک دوا ہے اگر پرہیز اور محنت جسمانی کرتا رہے تو ہزاروں بیماریوں کو مفید ہے ۔ از خیر خواہ پنجاب و شارق انڈیا

اخبارات مُلکی و ولایتی

سیر و سیاحت حضور کمانڈر انچیف صاحب بہادر کشور ہند شملہ سے ۸ اکتوبر ۱۸۸۶ء کو مرخص ہو کر سنگام شام

کوہ بھاگسو میں قیام فرماویں گے اور وہاں سے براہ کوہستان سیر و سفر کرتے ہوئے ۔ ۱۳ تاریخ کو داخل وادی جلوری ہونگے بعد مقام دھرم سالہ میں ۱۴ کو رونق بخش ہوں گے اور کانگڑہ میں ۱۶ کو پھر ڈلہوزی میں ۔ ۲۱ کو اور حضور ممدوح چوتھی رجمنٹ گورکھہ کی قواعد کو ۔ ۱۴ نومبر کو مقام چھاونی بکلوہ میں ملاحظہ فرماویں گے ازاں بعد مادھوپور میں داخل ہونگے اور اس مقام پر ایک چھوٹا سا کیمپ سفری لاٹ صاحب ممدوح کا بندیگا اور براہ سیالکوٹ اور راولپنڈی کے کوہاٹ کو پہونچیں گے اور پھر امرتسر سے داخل چھاونی میاں میر ہونگے اور وہاں ۱۰ تاریخ نومبر سے لغایت ۱۴ نومبر قیام رہیگا اسکے بعد سیالکوٹ کی چھاونی میں پندرہ تاریخ کو داخل ہونگے مگر وہاں سے حضور سپہ سالار صاحب بہادر جریدہ مقام جموں کو تشریف لیجائیں گے اور بعد سیر جموں کے ۲۲ تاریخ کو واپس جہلم میں آویں گے اور ۲۴ کو راولپنڈی میں اور پھر ۲۹ کو کوہ مری اور یکم دسمبر کو اٹک میں داخل ہونگے ازاں بعد کیمبل پور میں قواعد توپخانہ ملاحظہ کرینگے اور پھر تین دسمبر کو نوشہرہ میں اور چھ تاریخ کو چراٹ اور ۷ کو پشاور میں اور سترہ تاریخ تک وہاں کے مقامات کے قلعجات مچھنی شب قدر اباذی کو ملاحظہ فرماویں گے ۱۹ دسمبر کو پھر داخل راولپنڈی ہوں گے اور بغیر قیام ایک روزہ کر وہاں سے مراجعت کرکے براہ جہلم و لاہور ۲۱ دسمبر کو داخل دہلی ہونگے یہاں آٹھ جنوری تک قیام رہے گا اور بعد اسفراغ جلسہ دربار شاہی پر لاہور آویں گے وہاں سے کوچ فرماکے افواج سرحدی کو ملاحظہ فرماویں گے ور مقام کوہاٹ میں ۱۲ جنوری ۱۸۷۷ء کو اور بانڈہ میں ۱۵ جنوری کو رونق پذیر ہونگے اور یہاں صاحب ممدوح کا کیمپ بھی آملے گا اور بعدہ ایڈورڈس آباد میں ۱۹ جنوری کو اور ٹونک میں ۲۲ کو اور ڈیرہ اسمعیل خان میں ۲۵ کو و چھاونی میں ۲۹ کو اور ملتان میں ۲ کو داخل ہونگے اور چوہتن کوٹ میں ۰ فروری کو اور یہاں رجان پور کی سیر فرماویں گے اور لین پنجاب کیولری کا ملاحظہ فرماوینگے یہاں سے سواری کشتی داور میں ۰ فروری کو اور جیکب آباد میں ۲۳ کو اور شکارپور میں ۲۴ کو اور سکھر میں ۲۰ کو اور حیدرآباد سندھ میں ۳ مارچ کو اور کراچی بندر میں ۵ مارچ کو اور بمبئی میں ۱۲ کو اور الہ آباد میں ۲۰ مارچ کو رونق افزا ہونگے +

مہاراجہ کچھ کی صاحب زادی کی والی بیکانیر کے صاحبزادے سے ۱۹ جنوری ۱۸۷۷ء کو شادی ہونیوالی ہے +

ویسرائے صاحب بعد دربار دہلی کے ایک روز بہاولپور میں قیام کرینگے اور اسیوقت پل ریلوے کا جاری ہوگا +

گورنمنٹ نے خرچ کی تخفیف کے واسطے سررشتہ تعلیم کی عمارتوں کو بند کردیا ہے صاحب اخبار پلک اوپنیین لکھتے ہیں کہ اس سے بہت کم فایدہ ہے ان بڑی بڑی عمارتوں کو بند کیا جائے جو انتظام کے افسروں کے واسطے بنائی جاتی ہیں اور جنکے ملتوی ہوجانے سے نہ تو انگریزوں کو نقصان ہے اور نہ کچھ ہندوستانیوں کا ہرج ہے +

غزنی میں ہیضہ کا برابر زور ہے کابل میں اب کسیقدر آرام ہے لیکن قندھار میں تخفیف نہیں ہوئی +

میاں گل جو اخوند سوات کا سب سے بڑا بیٹا ہے گذر کوہاٹ کے آفریدیوں سے ۱۲۰۰ آدمیوں سمیت ملنے والا ہے

آفریدی۔ جن تین گسیاروں کو آفریدی پکڑ کرلے گئے تھے وہ بھاگ آئے ہیں ایک آدمی کو آفریدیوں نے خود اس غرض کے واسطے چھوڑا تھا کہ اپنی بابت اور اپنے ہمراہیوں کی خلاصی کے واسطے روپیہ پیدا کرے وہ تو اس طرح چلا آیا اور دوسرے دونوں خفیہ بھاگ آئے +

وسط ہند کی اضلاع میں بارش کی ابھی تک بہت ضرورت ہے بارہ اضلاع میں ہیضہ بھی شروع ہے لیکن اب سنا ہے کہ نیمچ میں کم ہوتا جاتا ہے +

چین اہل ووسنگ ریلوے کو غارت کرنیکی کوشش کررہے ہیں انکا خیال ہے کہ اس کے ذریعہ ملک میں عیسائیت اشیائے سوداگری کی ارزانی افلاس یا خودغرضی یا اختلاط کی فضول خواہش اور بے شمار غفلت آتی ہے +

چیف کمشنر اضلاع متوسط ہند نے اپنے علاقہ کے تمام مالگذاروں اور کاشتکاروں کو اس مضمون کے حکمنامے بھیجے ہیں کہ گیہوں میں کسی دال وغیرہ قسم کا غلہ نہ بویا کریں کہتے ہیں کہ جس وقت ہندوستان کے گیہوں ولایت میں پہنچتے ہیں اور وہ پیسے جاتے ہیں تو آٹے کا رنگ میلا ہوتا ہے اور خمیر میں بھی نہیں ہوتا اس سے خریدار خوش نہیں ہوتے اور سوداگروں کو نقصان اٹھانا پڑتا ہے یہ حکم عجب قانون مبنی ہے صاحب چیف کمشنر زمینداروں کو کسی طرح خالص گیہوں کی کاشت پر مجبور نہیں کرسکتے سوداگروں کو چاہئے کہ دیکھ بھال کر اچھا غلہ خرید کریں +

طوفان مقام کامینی سے بمبئی میں ایک تار برقی اس مضمون کا ۲۸ ستمبر ۱۸۷۶ء کو آیا کہ وہاں ایک ایسا سخت طوفان آیا جسمیں شروع میں سخت نقصان پہونچنے کا اندیشہ تھا ازاں بعد طوفان کا جوش کسیقدر کم ہوا لیکن ناگپور کا راستہ ناقابل گذر تھا +

خبر ہے کہ میور لوکل کالج اور ہائی اسکول میں ایک ہزار روپیہ کی کتابوں کا انعام منظور ہوا ہے تاکہ پچھلے دو برسوں میں جو انعام نہیں ملا ہے اسکی کمی کا معاوضہ ہوجائے +

پٹنہ نامی جہاز کے کپتان کی رپورٹ ہے کہ جب کہ وہ کاشی پور کے سامنے دریا میں جارہا تھا ایک مچھلی والے کی ڈونگے دخانی جہاز کے اسقدر نزدیک آگئے کہ جہاز کے پچھلے حصہ کے پانی کے زور سے وہ ڈوب گئی ڈونگی میں دو آدمی تھے لیکن جہاز کے ساتھ کی کشتی نے ان کو ڈوبنے سے بچالیا اور بہ



کشتی بقصور وقوع اس حادثہ کے جہاز والوں نے اسکے بچانیکی غرض سے روانہ کردی تھی +

اخوند سوات نے ایک عرضی امیر کابل کو لکھی ہے اور اسمیں اپنی ضعیفی اور ناتوانی پر افسوس کرکے یہہ لکھا ہے کہ آپ میرا قایم مقام مقرر کردیں اور یا میرے آدمیوں کو اپنے ماتحت کرلیں اخوند کو یقین ہے کہ میری وفات کے بعد مریدوں میں لڑائی ہوگی اور یہہ فکر اُنکو دن بدن اور بھی ناطاقت بنائے جاتا ہے امیر کابل نے ابھی تک اس عرضی کا کچھ جواب نہیں دیا +

خورم اور قسطہ کے باشندوں نے امیر کابل کے پاس سردار ولی محمد خان کی شکایت کی ہے اور کہا ہے کہ وہ ہمسے ۹ لاکھ روپیہ جبراً اکٹھا کرنا چاہتا ہے اور ہماری لڑکیوں اور عورتوں کو بہت تکلیف پہونچا رہا ہے امیر نے پہلے تو اعانت کرنے سے انکار کیا لیکن جب چند معزز آدمیوں نے امیر کے پاس یہہ ظاہر کردیا کہ اگر آپنے مدد نہ دی تو وہ سردار کو قتل کر ڈالیں گے امیر امیر کابل نے سردار ولی محمد خان کو طلب کیا دس روز کے بعد اسکی کل جایداد ضبط کرلی اور کہا کہ ۹ لاکھ روپیہ سرکاری خزانہ میں داخل کرو +

پشاور میں چند واردات ہیضہ کے ہونے کے باعث کوارنٹین کا انتظام کیا گیا ہے +

ہم چاہتے ہیں کہ چھاونی کا بہت عمدہ تجویز پر انتظام ہو اور اسمیں کسی قسم کی ہوا نہ پہونچے +

لنڈن ۱۰ ستمبر مسٹر گلیڈسٹون صاحب نے ایک چٹھی لارڈ ڈربی صاحب کو دین مضمون تحریر فرمائی کہ پارلیمنٹ کا اُسپر اجلاس ہو +

لنڈن ۱۰ ستمبر مسٹر اسٹافرڈ نارتھکوٹ نے ایک جلسہ میں کہ تمام ایڈنبرا میں اسبات سے انکار کیا کہ سرکار انگلشیہ بالادست مشرقی میں روس سے عہد کرتی یا ہندوستان کی مسلمان رعایا سے کچھ ڈرتی ہے اور یہہ بھی فرمایا کہ گورنمنٹ ہند اپنی نیک فہمی سے ایک عمدہ بندوبست کررہی ہے کہ جس سے تمام فایدہ پہونچے اور سلطان روم نے لگمیہ میں ایک کمیشن بھیجی ہے تاکہ اُن ظلموں کی تحقیقات جو ترکوں نے رعایا پر کئے ہیں بخوبی ہو +

قسطنطنیہ ۵ ستمبر سلطان نے اعلے اعلے سلطنتوں کو اس امر کی اطلاع دی ہے کہ صلح کیواسطے شرایط مندرجہ قرار پاویں اول بڑے قلعجات سرویہ ہمارے قبضہ میں رہیں اور باقی منہدم کئے جاویں دوم گورنمنٹ سرویہ فوج میں دس ہزار آدمی سے زیادہ نہ رکھنے پاوے۔ سیوم پرنس میلان استنبول میں آنکر مقرر ہوں چہارم ریلوے سرویہ میں بنائی جاوے +

لنڈن ۱۰ ستمبر شرایط مذکورہ بالا کے علاوہ سلطان نے ایک شرط یہہ بھی تجویز کی ہے کہ یا تو نقصان جنگ سرویہ ادا کرے یا جسقدر جزیہ دیتی ہے اسمیں زیادتی منظور کرے +

لنڈن ۱۰ ستمبر اخبارات لنڈن کے کارسپانڈنٹ بہ یاتفاق بڑے جبر سے لکھتے ہیں کہ سلطان روم کی شرایط پیش کردہ سرویہ ہرگز قبول و منظور نکریگی +

لنڈن ۱۰ ستمبر گل ہیان پر ایک بڑا بھاری جلسہ دربارہ ظلم ترک کے ہوا تھا جسکے میر مجلس لارڈ میئر تھے +

لنڈن ۱۰ ستمبر جنرل چرنیف سپہ سالار سرویہ نے آج پرنس میلان کو شاہ سرویہ قرار دیا +

لنڈن ۱۰ ستمبر سب سے والنٹیر لشکر سرویہ میں داخل ہوتے جاتے ہیں +

لنڈن ۸ جنرل چرنیف کا یہہ فعل کہ پرنس میلان شاہ سرویہ قرار دیا جاوے اُسے اچھا معلوم نہیں دیا اور بلغراد میں منظور نہیں ہوا +

لنڈن ۸ ستمبر مسٹر بیرنگ صاحب کی رپوٹ سب سے زیادہ تحقیق کی سختی جو ترکوں نے کی تصدیق کرتی ہے +

قسطنطنیہ ۷ ستمبر دس روز کی مہلت برائے جنگ درمیان ترک و سرویہ کے ہوگئی ہے +

لودیانہ

اس ہفتہ میں تپ اور دستوں کی بہت کثرت رہی۔ اگرچہ موسم میں تبدیلی ہوگئی ہے مگر بیماروں کو کچھ فایدہ نہیں ہے +

۴ ستمبر کو ساربانوں کے محلہ میں آگ لگی تین گھر جل گئے مگر خیر گذری کہ ہوا نہ تھی ورنہ زیادہ بھڑکتی +

میلہ رام لیلہ کا تمام ہفتہ ہوتا رہا آج راون مارا جاویگا اور میلہ ختم ہوگا کچھ افسوس کی جگہہ نہیں ہے کیونکہ سال آیندہ میں پھر جی اُٹھیگا۔ یہہ جو جلایا جاتا ہے تب زندہ ہوتا ہے اگر کسی گہرے گڑھے میں دبایا جاوے تو یقین ہے کہ پھر نہ اُٹھے +

انتظام پولیس کا ایک سال نہایت ہی اچھا رہا یعنے غریب و امیر یکساں سمجھے گئے اور یہہ ہی مناسب ہے +

کیفیت حفظان صحت پنجاب

اس ہفتہ میں چند اضلاع کے کاغذ وقت معینہ پر نہیں آئے اسلئے رپوٹ نامکمل ہے مگر جن اضلاع سے مکمل رپوٹ آگئی ہے اُنکی میزان کرنے سے معلوم ہوا کہ کل اموات ہفتہ حال میں (۵۷۲) درج رجسٹر ہوئیں۔ ہفتہ گذشتہ میں (۵۲۹۲) واقع ہوئی ہیں (۴۴) اموات مرض ہیضہ سے واقع ہوئیں۔ ہفتہ گذشتہ میں (۱۹۸) درج رجسٹر ہوئی تھیں تفصیل ہر ضلع کی اموات ہیضہ کی حسب ذیل ہے۔ لاہور۔ راولپنڈی۔ جہلم۔ گجرات۔ ہزارہ۔ شاہ پور۔ امرتسر ضلع لاہور میں اموات ہیضہ (۴۳) جگہوں میں درج رجسٹر ہوئیں۔ ان میں سے (۴) ہفتہ حال میں مبتلا ہوئیں اور کل اموات ان میں (۳۴) تھیں قصبہ قصور میں (۱۰) اموات بھاوا کلاں میں (۳) دگھیانے میں (۴) چھوٹے موضع نوازش اباد میں (۹) للیانے میں (۴) اور باقی (۲۶) جگہوں میں صرف

